117275-فرمان باری تعالی : {اور تم اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو} کی تفسیر

سوال

برائے مہربانی کیا آپ درج ذیل فرمان باری تعالی کا معنی بیان کرسکتے ہیں ؟

اوراللہ کی راہ میں خرچ کرو، اوراپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو، اورسلوک واحسان کرو، اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے البقرۃ(195).

میں حیران ہوں کہ فتوی نمبر(46807) میں پڑھا ہے کہ اس سے مراد اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے مراد اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا ہے، پھر میں نے ایک اور فتوی نمبر(21589) کا مطالعہ کیا جس میں لکھا تھا کہ : اس سے جان قتل کرنا مراد ہے، یہ کہ اگر میں اس کا معنی اچھی طرح سمجھ سکا ہوں تو پھر، برائے مہربانی اس کا جواب دیں.

پسندیدہ جواب

مفسرین اور فقہاء وغیرہ اہل علم متفق
ہیں کہ اللہ کا فرمان :

{اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو،
اوراپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو، اور سلوک واحسان کرو یقینا اللہ تعالی احسان
کرنے والوں کو پسند کرتا ہے} البقرۃ(195).

یہ نفقہ کے سیاق میں وارد ہے، اور
اور آیت کے سبب نزول میں وارد ہے کہ کچھ صحابہ کرام نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی تجارت
اورمال وغیرہ کی طرف پلٹ کر اسے صحیح کریں، اورجہاد چھوڑ دیں تو اللہ سبحانہ و
تعالی نے انہیں اس آیت میں ڈرایا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری
میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت نفقہ کے بارہ میں
نازل ہوئی" انتہی

دیکھیں : صحیح بخاری حدیث نمبر(4516
).

اورامام ترمذی نے اسلم ابو عمران سے
روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں :

"ہم روم میں تھے تو رومیوں نے ہمارے
مقابلہ میں ایک بہت بڑی لشکر کی صف نکال کرلائے، اور مسلمانوں میں سے ایک شخص نے
رومیوں کے لشکر کی اس صف پر حملہ کردیا اوران میں داخل ہوگیا، تو لوگ چیخ کر
کہنے لگے : سبحان اللہ! یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے! چنانچہ ابوایوب
انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اٹھے اور فرمایا :

لوگو تم اس آیت کی یہ تاویل اور
تفسیر کررہے ہو، بلکہ یہ آیت تو ہمارے انصار صحابہ کے متعلق نازل ہوئی، جب اللہ
سبحانہ وتعالی نے اسلام کو عزت سے نوازا اور اسلام کے مددگار بہت زیادہ ہو گئے، تو
ہم میں سے کچھ صحابہ نے رازدارانہ طریقہ سے کہا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا اس کو علم نہ ہونے دیا، ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں، اور اب اللہ تعالی نے اسلام
کو عزت سے نوازدیا ہے، اور اس کے مددگار بھی زیادہ ہو گئے ہیں، تو اگر ہم جا کر
اپنا مال جو ضائع ہوا ہے اس کی اصلاح کرلیں، تو اللہ تعالی ہمارے قول کا رد کرتے
ہوئے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمادی :

.{اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو،
اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو}..

چنانچہ مال اور تجارت کرنا اور اس کی
اصلاح کرنا اور ہمارا جہاد اور جنگ کو ترک کرنا ہلاکت تھا، اس کے بعد ابوایوب رضی
اللہ تعالی عنہ جہاد میں مشغول رہے حتی کہ وہ قسطنطینیہ میں دفن ہوئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2972) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (13) میں اسے صحیح قرار
دیا ہے.

اس کے باوجود متقدمین اور متاخرین
علماء کرام میں سے کچھ اس پر بھی استدلال کرتے ہیں کہ اس میں جان کو قتل کرنے اور
اسے اذیت پہنچانا اور اسے کسی بھی طریقہ سے ہلاکت میں ڈالنا مراد ہے، انہوں نے اس

آیت میں لفظ عموم اور قیاس جلی کو ایک اصولی قاعدہ اور اصول کو سامنے رکھتے استدلال کیا ہے کہ "لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا، نا کہ خاص سبب کا"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اسے اس پر مقتصر کرنا یعنی
آیت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے موضوع پر ہی منحصر کر دینا اس میں نظر ہے،
کیونکہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا" انتہی

دیکھیں : فتح الباری (185/8).

اور شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یعنی تم ایسا کچھ بھی نہ لو جس میں
تمہاری ہلاکت ہو، اور اس آیت کے معنی میں سلف کے کئی اقوال ہیں، اور حق یہ ہے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا، نہ کہ خاص سبب کا، اس لیے جس میں یہ صادق آتا ہو کہ اس میں دین یا دنیا کے متعلق ہلاکت ہے تو وہ اس میں داخل ہے، ابن جریر طبری کا قول یہی ہے" انتہی

دیکھیں : فتح القدیر (193/1).

اس پر سلف رحمہ اللہ کی کئی نوع و
قسم کی تفسیریں بھی دلالت کرتی ہیں، اور براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے وارد ہے کہ انہوں نے گناہ کرنے کے بعد اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے والے شخص کو شمار کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ ہلاکت کی.

اور فتح الباری میں ابن حجر رحمہ
اللہ کہتے ہیں :

"اسے ابن جریر اور ابن منذر نے صحیح
سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

دیکھیں : فتح الباری (33/8).

اس سے واضح ہوا کہ ہماری اس ویب سائٹ
پر سابقہ دونوں جوابات میں کوئی تناقض نہیں، جو سوال نمبر (
46807) کے جواب میں آیا ہے وہ اس آیت کے
سیاق اور سبب نزول کے متعلق ہے.

اور جو سوال نمبر (
21589) کے جواب میں بیان ہوا ہے وہ آیت
کے الفاظ کے عموم سے استدلال ہے، اور بیان ہوا ہے کہ مطلقا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں
پڑنا جائز نہیں، چاہے وہ کسی بھی شکل اور طریقہ کے یہ ہلاکت و اذیت ہو.

واللہ اعلم.